سوال

(137) سلام پھیر کر امام کا مقتدیوں کی طرف منہ کرنا سنت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرع متین کہ نماز سے سلام پھیر کر امام کا اپنے مقتدیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھنا سنت ہے ؟ (سائل : حاجی محمد اسماعیل بذریعہ مولانا محمد حیات مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن اہل حدیث وڈالہ روڈ، ڈسکہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ کے مطابق سلام پھیر کر امام کا اپنے مقتدیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھنا بلاشبہ سنت ہے ۔ صحیح البخاری باب یستقبل الامام الناس إذا سلم میں ہے :

۱۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ۔ (ص ۱۱۷ ج ۱)

’’حضرت نبی کریم ﷺ جب نماز ادا فرما کر سلام پھیرتے تو اپنا چہرۂ انور ہماری طرف کر لیتے تھے ۔‘‘

۲۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِالحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۔ ۔ ۔ الحدیث (صحیح البخاری : ج ۱ ص ۱۱۷)

’’رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور اس رات بارش ہو چکی تھی آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے ۔‘‘

۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلاَةَ» (صحیح البخاری : ج ۱ ص ۱۱۷)

’’ایک رات رسول اللہ ﷺ نے (عشاء) کی نماز میں آدھی رات تک دیر کر دی : پھر (حجرہ شریف سے) باہر تشریف لائے ۔ جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرہ مبارک پھیرا اور فرمایا اور لوگ تو نماز پڑھ کر سو چکے اور تم لوگ تو جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے گویا نماز ہی میں رہے ۔‘‘

۴۔ وکَانَ أَنَسُ بنُ مَالِکٍ : «یَنفَتِلُ عَن یَمِینِہِ، وَعَن یَسَارِہِ، وَیَعِیبُ عَلَی مَن یَتَوَخَّی - أَو مَن یَعمِدُ - الِانفِتَالَ عَن یَمِینِہِ» (صحیح البخاری : باب الانفتال والانصراف عن الیمین والشمال۔ ج ۱ ص ۱۱۷)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نماز سے سلام پھیر کر دونوں طرف سے پھر کر بیٹھتے تھے اور اس شخص پر اعتراض کرتے تھے جو خواہ مخواہ قصداً دائیں طرف سے پھرنے کو ضروری سمجھے۔''

۵۔ قال عبداللہ لایجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوتہ یری حقٌّ عَلَیہِ أَن لَا یَنصَرِفَ إِلَّا عَن یَمِینِہِ لقد رأیت النبی ﷺ کثیرا ینصرف عن یسارہ۔ (صحیح البخاری : ص ۱۱۸ ج ۱)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز سے شیطان کو حصہ نہ لگائے کہ خواہ مخواہ نماز پڑھ کر داہنی طرف سے ہی منہ پھیرنے کو ضروری سمجھ بیٹھے۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اکثر دفعہ بائیں طرف سے پھرتے تھے۔'' یہ حدیث ابوداؤد (باب کیف الانصراف من الصلوٰۃ ص ۱۵۹ ج ۱) میں بھی ہے۔

۶۔ عَنِ البَرَاءِ، قَالَ : کُنَّا إِذَا صَلَّینَا خَلفَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ، أَحبَبنَا أَن نَکُونَ عَن یَمِینِہِ، یُقبِلُ عَلَینَا بِوَجہِہِ۔ (سنن ابی داؤد مع عون المعبود ج ۳۳۷ ج ۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۰۱۔ صحیح مسلم و نیل الاوطار باب الانحراف بعد السلام وقدر اللبس واستقبال المامومین ص ۳۰۵ ج ۳)

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھتے تو ہم آپ کی دائیں جانب کھڑے ہوتے تاکہ آپ نماز پڑھا کر سلام پھیر کر ہماری طرف سے نمازیوں پر متوجہ ہوں۔''

۷۔ وَعَن یَزِیدَ بنِ الأَسوَدِ قَالَ : «حَجَجنَا مَعَ رَسُولِ اللَّہِ - صَلَّی اللَّہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ - حَجَّۃَ الوَدَاعِ قَالَ : فَصَلَّی بِنَا صَلَاۃَ الصُّبحِ، ثُمَّ انحَرَفَ جَالِسًا فَاستَقبَلَ النَّاسَ بِوَجہِہِ۔ الحدیث (نیل الاوطار : ج ۲ ص ۳۰۷)

''حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا یہ آپ کا آخری حج تھا۔ آپ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی : سلام پھیر کر آپ نے بیٹھے بیٹھے ہماری طرف اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔''

۸۔ عن انس بن مالک قال نظرنا رسول اللہ ﷺ لیلۃ حتی کان قریبا من نصف اللیل ثم جاء فصلی ثم اقبل علینا بوجہہ فکا نما أَنظُرُ إِلَی وَبِیصِ خَاتَمِہِ فِی یَدِہِ مِن فِضَّۃٍ۔ (صحیح مسلم : باب وقت العشاء ص ۲۲۹ ج ۱)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات ہم عشاء کی نماز کے لیے نصف رات تک آپ کا انتظار میں بیٹھے رہے۔ پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ہم کو عشاء کی نماز پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیر کر ہماری طرف اپنا چہرہ مبارک کیا۔ گویا میں آپ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں۔''

ان آٹھ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کر سلام کے بعد اپنا چہرہ انور نمازیوں کی طرف کر لیا کرتے تھے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ امام کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ بھی سلام پھیر کر اللہ اکبر، استغفر اللہ تین دفعہ اور اللّٰھم انت السلام ومنک السلام پڑھ کر اپنا منہ نمازیوں کی طرف پھیر کر بیٹھے۔ اور رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں کرتے تھے اس میں کیا حکمت ہے؟

حافظ ابن حضرت رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں :

قِیلَ الحِکمَۃُ فِی استِقبَالِ المَأمُومِینَ أَن یُعَلِّمَھُم مَا یَحتَاجُونَ إِلَیہِ وقیل الحکمۃ فیہ تعریف الداخل بأن الصلوۃ قد انقضت إذ لو استمر الامام علی حالہ لاوھم أنہ فی التشھد مثلا۔ (عون المعبود : ج ۱ ص ۲۳۷)

''کہ بعد از سلام رسول اللہ ﷺ اپنا چہرۂ مبارک نمازیوں کی طرف اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کو اس مسئلہ کی تعلیم دیں جس کی ان کو ضرورت ہو چکی ہے کیونکہ اگر امام بعد از سلام قبلہ رخ

ہی بیٹھا رہے تو بعد میں آنے والے کو یہ غلطی لگ سکتی ہے کہ ابھی تک امام تشہد بیٹھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ اگر دائیں جانب کے صحابہ سے کوئی بات کرنی ہوتی تو دائیں جانب سے صحابہ کی طرف متوجہ ہوتے اور اگر بائیں جانب مقتدیوں سے کوئی کام یا بات کرنی ہوتی تو بائیں طرف سے نمازیوں پر متوجہ ہوتے۔ بہرحال پیش امام بعد از سلام دونوں جانب سے اپنے نمازیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھ سکتا ہے اور یہی سنت ہے۔ قبلہ رخ بیٹھا رہنا اگرچہ جائز کہا جاسکتا ہے مگر یہ دائمہ سنت نہیں بلکہ دائمہ اور اکثری سنت نمازیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھنا ہے۔ دائیں جانب سے پھرنا لازم قرار دینا صحیح نہیں۔ اللہ تعالیٰ سنت پر عمل درآمد کی توفیق عنایت فرمائے آمین!

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ]

ج1ص435

محدث فتویٰ